6495 ـ كيا عورت جہاد كرے گى

سوال

كيا عورت پر جہاد واجب نہيں، چاہے وہ جہاد دعوتى ہو يا كفار كے خلاف ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

عورت پر كفار كے ساتھ قتال اور لڑائى كے ذريعہ جہاد كرنا فرض نہيں، ليكن اس پر حق كى دعوت و تبليغ اور بيان اور تشريح كا جہاد ہے اور وہ بھى ايسى حدود اور قيود و ضوابط ميں رہتے ہوئے جس سے اس كى حرمت ميں كوئى فرق نہ پڑے، اور اس كے ساتھ ساتھ اسے بے پردگى اور غير محرم مردوں كے ساتھ اختلاط سے بھى اجتناب كرنا ہو گا، اور نہ ہى وہ مردوں كے ساتھ نرم لہجہ اختيار كرے گى، اور نہ اجنبى مردوں كے ساتھ خلوت كرسكتى ہے.

الله سبحانہ وتعالى نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى بيويوں كے متعلق فرمايا ہے:

اور تمہارے گھروں ميں جو الله تعالى كى آيات اور حكمت (يعنى حديث رسول) پڑھى جاتى ہے اسے ياد كرتى رہو الاحزاب (34).

اور ام المومنين عائشہ رضي اللہ تعالى عنہ سے ثابت ہے وہ بيان كرتى ہيں كہ ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كى اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا عورتوں پر بھى جہاد ہے؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جى ہاں، ان پر ايسا جہاد ہے جس ميں قتال اور لڑائى نہيں ہے، حج اور عمره ہے"

مسند احمد (6 / 68) سنن ابن ماجة (2 / 968).

اور ايك دوسرى حديث ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا ہى بيان كرتى ہيں انہوں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے عرض كي:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ہم ديكھتے ہيں كہ جہاد افضل ترين عمل ہے، تو كيا ہم بھى جہاد نہ كيا كريں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" لیکن افضل جہاد حج مبرور ہے"

مسند احمد (6 / 67) صحیح بخاری (2 / 141).

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.